Postal Reg. No: PB/1023/2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 28

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

10/ ربیع الثانی 1421 ہجری 13 وفا 1379 ہش 13 جولائی 2000ء

1504
Mr. Er. M. Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C. Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
[illegible] 171001 (H.P)

انڈونیشیا یکم رجولائی 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی چند دعاؤں کا ذکر فرمایا جو حضورؐ نے بعض افراد یا اقوام کیلئے بطور خاص کیں آخر پر حضور انور نے دعاؤں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش فرمائے ان دنوں حضور انڈونیشیا کے ۷۵ ویں سالانہ جلسہ میں شرکت فرمارہے ہیں۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدایابی اور خداشناسی کے لئے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے

ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلفات کو چھوڑتا ہے

"خدایابی اور خداشناسی کے لئے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے۔ زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہئے۔ ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو تیار ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کو مقدم کرلے اور گھبرائے نہیں پھر امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا۔ ان باتوں کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیۂ نفس کرے۔ جیسا کہ فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا"۔ (الحکم جلد ۹ مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۵ء، صفحہ ۹)

"یہ تو سچ ہے کہ دین سہل ہے مگر ہر نعمت مشقت کو چاہتی ہے۔ ہاں اسلام نے تو ایسی مشقت بھی نہیں رکھی۔ ہندوؤں میں دیکھو کہ ان کے جوگیوں اور سنیاسیوں کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔ کہیں ان کی کمریں ماری جاتی ہیں، کوئی ناخن بڑھاتا ہے۔ ایسا ہی عیسائیوں میں رہبانیت تھی۔ اسلام نے ان باتوں کو نہیں رکھا بلکہ اس نے یہ تعلیم دی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا یعنی نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیۂ نفس کیا یعنی جس نے ہر قسم کی بدعت، فسق و فجور، نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لئے الگ کرلیا اور ہر قسم کی نفسانی لذات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف کو مقدم کرلیا۔ ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلفات کو چھوڑتا ہے"۔ (الحکم جلد ۱۰ مورخہ ۱۷/جون ۱۹۰۶ء، صفحہ ۳)

رمضان المبارک ۱۹۹۹۔۲۰۰۰ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کا خلاصہ

"روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی انکے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے"

درس القرآن مورخہ ۳۰ دسمبر ۹۹ء تا ۲ جنوری ۲۰۰۰ (نویں قسط)

درس قرآن کریم ۳۰/دسمبر ۱۹۹۹ء۔ (سورۃ الانعام آیت ۹۶ تا ۱۱۶)

آیت نمبر ۹۶: "اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ...... الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے پہلے توحید کا ذکر کیا اس کے بعد نبوت کا تذکرہ کیا، پھر اس کی فروعات کو بیان کیا۔ اب ان دلائل کا تذکرہ شروع کیا ہے جو ہستی باری تعالیٰ کے دلائل ہیں اور اس کے کمال علم اور کمال حکمت پر دلالت کرتے ہیں، یہ بتانے کے لئے کہ تمام نقلی و عقلی مباحث کا اصل مقصود ذات باری اور اس کی صفات وافعال کی معرفت ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "کیسی قدرت نمائی ہے۔ ایک دانہ ہوتا ہے اس سے کئی دانے بنا دیتا ہے۔ بڑ کا بیج کیسی باریک چیز ہے مگر اس سے خدا بڑ جیسا عظیم الشان درخت نکالتا ہے۔ تخم ریزی جو ہوتی ہے تو گویا جو کچھ ہوتا ہے گھر سے باہر نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر پرندے، چرندے، کیڑے، ہزاروں بلائیں ہیں ان سے محفوظ رہ کر کیا سے کیا بن جاتا ہے۔ اسی طرح خدا ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دیتا ہے۔ پھر اسی طرح گٹھلی کیا چیز ہے مگر اس سے کیا کیا درخت بنتے ہیں"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "حَبّ، اپنی بناوٹ میں اپنے اندر نرمی رکھتا ہے اور نَوٰی سختی۔ انسان بھی دو قسم کے ہیں۔ بعض سخت طبیعت کے اور بعض نرم کے۔ فرمایا کہ ہر قسم کے لوگوں کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔ دونوں کی بارآوری خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

آیت نمبر ۹۷: "فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ...... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ رازی فرماتے ہیں "جان لے کہ یہ ان دلائل کی دوسری قسم ہے جو ہستی باری تعالیٰ، اس کے علم، اس کی قدرت اور حکمت کو ثابت کرتے ہیں۔ دلائل کی پہلی قسم نباتات اور جانداروں کے احوال سے ماخوذ تھی اور اس آیت میں مذکور دلائل کی قسم احوال فلکیہ سے ماخوذ ہے"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ فرمایا جس طرح جسمانی ہدایت کے لئے سورج اور چاند اور ستارے بنائے ہیں اسی طرح روحانی انتظام کے لئے اور لوگوں کو ہدایت اور روشنی دینے کے لئے سورج یعنی شرعی نبی، چاند یعنی غیر شرعی نبی اور نجوم یعنی مجدد وغیرہ کا سلسلہ مقرر کیا ہے"۔

آیت نمبر ۹۸: "وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا ...... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "ایک ستارہ تو وہ ہے جس پر تمام جہازرانی موقوف ہے یعنی قطب، قطب نما ایسی چیز ہے کہ آج کل تمام جہاز اسی پر چلتے ہیں۔ عرب دوسرے ستاروں سے بھی بہت کام لیتے اور راہ پاتے۔ خدا تعالیٰ نے یہ تمام نظارے اپنی قدرت کے بیان فرما کر سمجھاتا ہے کہ بڑا ہی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بقیہ: درس القرآن از صفحہ اول

نادان ہے جو مسئلہ نبوت کا منکر ہے۔

ان معمولی پڑاؤں اور منزلوں کے لئے تو اس نے راہنمائی کا اتنا بڑا سامان مہیا کیا اور اس کی سنت ہو کہ ظلمت کے بعد روشنی عطا کرے لیکن اپنے حضور پہنچنے کے لئے کوئی شمس، کوئی قمر، کوئی ستارہ نہ ہو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اے منکرانِ نبوت جب تم فعلِ الٰہی سے نفع اٹھار ہے ہو تو قولِ الٰہی سے بھی اٹھاؤ"۔

(ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۷۰)

آیت نمبر ۹۹: "وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "ہر جگہ کا نام مختلف اعتبارات کے لحاظ سے مُسْتَقَر بھی ہو سکتا ہے اور مُسْتَوْدَع بھی۔ اگر رحم مادر کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو دنیا مُسْتَوْدَع ہے۔ اور اگر دنیا کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو قبر مُسْتَوْدَع ہو گی اور اگر قبر کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو اگلا جہان مُسْتَوْدَع ہو گا"۔

آیت نمبر ۱۰۰: "وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً .... الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں" یہاں اللہ تعالیٰ نے درختوں کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں۔ کھجور، انگور، زیتون اور انار۔ اور کھیتی کو درختوں پر مقدم کیا ہے کیونکہ کھیتی غذا ہے اور غذا پھلوں پر مقدم ہے۔ اور کھجور کو باقی سب پھلوں پر مقدم کیا ہے کیونکہ عربوں کے لحاظ سے کھجور غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور حکماء بیان کرتے ہیں کہ کھجور اور حیوان میں بہت سے خواص میں مشابہت پائی جاتی ہے جو دیگر نباتات میں موجود نہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کھجور کا اس لئے خصوصی ذکر فرمایا گیا ہے کہ کھجور ایک ایسی غذا ہے جو دودھ کے بعد مکمل غذائیت سے بھرپور ہے اور اس طرح صحرا میں کھجور ایک بہت بڑی نعمت سمجھی جاتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "جیسے آسمان پر سے پانی اترتا ہے اسی طرح وحی کا نزول بھی ہے۔ ادھر قرآن، رسول کریمؐ کی پاک تعلیم ہے اور ادھر دلوں کی سرزمین اس آبِ حیات کو قبول کرنے کو تیار ہے"۔

آیت نمبر ۱۰۱: "وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ .... الخ"۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں "احمق لوگ خدا کو جب چھوڑتے ہیں تو پھر پتھروں کی، پھر ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یورپ، امریکہ نے اس خدا کو چھوڑا تو ایک انسان کو خدا ماننے پر مجبور ہو گئے"۔

(ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۷۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنوں کے بارہ میں جاننا چاہئے کہ یہ کوئی علیحدہ مخلوق نہیں کیونکہ اگر یہ تسلیم کیا جائے تو پھر جہاں شریر جنوں کو سزا ملتی ہے وہاں شریف جنوں کے جنت میں جانے کا بھی ذکر ملنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب فرضی قصے بنائے گئے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۲: "بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں عیسائیت کے خلاف بہت زبردست دلیل دی گئی ہے جسے ہرگز توڑا نہیں جا سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا ازلی تھا لیکن مریم کو ازلی نہیں مانتے۔ اگر مریم ازلی ہوتیں تو بیٹے کے لازلی ہونے کا امکان ہو سکتا تھا۔ اتنی احمقانہ دلیلیں عیسائیت کی ہیں کہ نمعلوم یہ کیسے ان دلائل کو دیکھتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۴: "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے اور اس مضمون پر جو روشنی سے تعلق رکھتا ہے، حاوی آیت ہے۔ روشنی کو اگر دیکھا جائے تو جو روشنی آنکھ تک پہنچے وہی آپ دیکھ سکیں گے۔ کوئی لطیف چیز نظر نہیں آسکتی جب تک لطیف چیز خود آنکھ تک ظاہر نہ کرے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ لطیف و خبیر ہے وہ خود اپنا جو علم دے دے اسی کا ادراک ہو سکتا ہے۔

حضرت مسروقؒ سے مروی ہے کہ "ایک روز میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپؓ نے فرمایا کہ اے ابو عائشہ (حضرت مسروق کی کنیت تھی) تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان میں سے ایک بھی بیان کرے تو یہ خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا۔

(۱) جس نے یہ گمان کیا کہ آنحضورؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو یہ خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے برعکس رای کا لفظ رسول اللہ کی طرف منسوب ہوا ہے اور وہاں رویت قلب مراد ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (النجم: ۱۲) یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ دل نے دیکھا تھا اور جو بھی دل نے دیکھا تھا اس نے جھوٹ نہیں بولا اور جو دیکھا وہ سچ ہی دیکھا تھا۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ جس نے یہ خیال کیا کہ آنحضورؐ نے اس میں سے کچھ چھپا لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا کیونکہ یہ بھی خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ فرماتا ہے کہ اے رسولؐ جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا جاتا ہے اسے پہنچا دے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ جس نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ آنے والے کل یعنی غیب کی باتیں بھی جانتے تھے، تو یہ بھی خدا تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ"۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الانعام)

حضور نے فرمایا کہ اس حدیث سے بریلوی خیالات والوں کا بھی ردّ ملتا ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ آنحضور کو بتاتا تھا اسی کا علم ہو تا تھا۔ اس کے علاوہ کسی غیب کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔

ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا

خاک کرنے اٹھے تھے ہمیں جو کبھی آج ان کا نشاں تک بھی ملتا نہیں
کیسے کیسے تھے بت ٹوٹ کر جو گرے اپنی آنکھوں سے کیا تم نے دیکھا نہیں

نورِ خیر البشرؐ سے جو روشن ہوا، شکر ہے وہ مہ تاب ہم کو ملا
غیر سے مانگتے رہ گئے جو دیا، ان کی قسمت میں اب تک اُجالا نہیں

ہم قدم جس سفر میں ہوں عزم و دعا، رکھتی ہیں منزلیں اپنی آغوش وا
کاٹ سکتی نہیں راہ کوئی بلا، رہزنوں کو یقیں پھر بھی آتا نہیں

وقت کے بہتے دریا میں اپنا لہو، لہر در لہر شامل ہوا کو بکو
رہ گئی ساحلِ عشق کی آبرو، خوں سے کم جس نے کچھ اور مانگا نہیں

ہم نے فرعون سے بھی یہی تو کہا، جھوٹ ہے یہ عدالت اسے مت سجا
ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا، اژدھوں کی ہمیں کوئی پروا نہیں

یوں نہ دستار و منصب پہ اترایئے، ہم فقیروں کے رستے سے ہٹ جایئے
کفر و حق کے میاں جنگ کیا، کھیل ہے؟ آپ نے ایک پل یہ بھی سوچا نہیں

کی امامِ زمانہ سے جس نے وفا، سید الخلقؐ اُس کے اُسی کا خدا
دھیان رکھئے جمیل اپنے پیمان کا، اس سمندر کا کوئی کنارہ نہیں

(جمیل الرحمن۔ ہالینڈ)

آیت نمبر ۱۰۹: "وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ قرآن نے بھی بتوں کو گالیاں دی ہیں اور اس طرح اس آیت کے خود خلاف کیا ہے کیونکہ سَبٌّ فحش کلامی کو کہا جاتا ہے جو قرآن نے کہیں نہیں کیا۔ چنانچہ مفردات امام راغبؒ میں ہے کہ 'اَلسَّبُّ کے معنی مغلظات اور فحش گالی کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ"۔

آیت نمبر ۱۱۰: "وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ .... الخ"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اقتراح کے نشانوں کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ نبی کبھی جرأت کر کے یہ نہیں کہے گا کہ تم جو نشان مانگو میں وہی دکھانے کو طیار ہوں۔ اس کے منہ سے جب نکلے گا یہی نکلے گا اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ اور یہی اس کی صداقت کا نشان ہوتا ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

حضور ایدہ اللہ نے یہاں معجزات کے بارہ میں فرمایا کہ بعض معجزات ایسے بھی ہیں جو آنحضورؐ نے اپنوں کو دکھائے، ان کا تعلق ایمان سے ہے، یہ غیروں کے لئے نہیں۔ مثلاً کھانے کو بہت زیادہ بڑھا دیا۔ ایسے معجزات حضرت مسیح موعودؑ سے بھی ظاہر ہوئے ہیں۔ اب سائنس نے بھی تجربات سے ثابت کیا ہے کہ نفسیاتی لحاظ سے بھوک مٹ جاتی ہے اور تھوڑا کھانے سے سیری ہو سکتی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس قسم کے معجزات کیسے ہوتے رہے لیکن یہ قطعی بات ہے کہ ایسا ہوا ضرور تھا۔

آیت نمبر ۱۱۲: "وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ اندرونی شہادتیں حجت بن جاتی ہیں جیسے مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق بعض بزرگوں نے اپنے بچوں اور اولاد کو خواب میں بتایا اور اس طرح یہ اندرونی شہادتیں حجت بن گئیں اور جب انہوں نے تحقیق کی تو بعینہٖ صداقت ظاہر ہوئی۔

حضرت خلیفۃ ثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "پہلے بتایا تھا کہ ان کی حالت ایسی ہے کہ وہ ایمان نہیں لا سکتے کیونکہ پہلے انکار کر چکے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان پہلے ایک دفعہ سچی بات کا انکار کر دے تو دل پر آہستہ آہستہ زنگ لگ جاتا ہے اور وہ اسے باوجود سچا سمجھنے کے نہیں مان سکتا۔ اور وہ چیز اسے جھوٹی معلوم ہونے لگتی ہے۔ فرماتا ہے کہ صداقت کی تین قسم کی دلیلیں ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ ملائکہ اتریں، دلوں میں نیک تحریکیں ہوں۔ (۲) مردے باتیں کریں یعنی گزشتہ بزرگوں کا وجود شہادت ہو۔ مرے ہوئے لوگ خوابوں میں ان کو آکر بتا دیں۔ (۳) موجودہ زمانہ کے لوگوں کی شہادتیں پیش ہوں۔ فرماتا ہے کہ اگر یہ تینوں قسم کی شہادتیں بھی ان کے سامنے پیش ہوں تو بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ یہ ایک دفعہ سچائی کا انکار کر چکے ہیں"۔

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے اتنی دعائیں مانگی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے

قرضہ سے نجات، برے ہمسایہ سے نجات، نیا چاند دیکھنے، مکہ میں داخل ہونے، جانور ذبح کرتے وقت، آندھی اور بارش کے وقت اور دیگر کئی ایک مختلف پیش آمدہ حالات کی مناسبت سے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۲ر مئی ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۲ر ہجرت ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–
﴿هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾.
(سورة المومن آیت ٦٦)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کا سلسلہ اس خطبہ میں بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اتنی دعائیں مانگی ہیں اپنے لئے اور امت کے لئے دن رات صبح اٹھتے جاگتے سوتے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ پچھلے خطبے گزرے تھے میں سمجھا تھا کہ اب دوسرا مضمون شروع ہو گا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں اس خطبہ میں بھی جاری رہیں گی۔

پہلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے جو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے پاس شہد کی مکھی کے بھنبھنانے کی طرح آواز آتی تھی۔ ہم کچھ دیر توقف کر لیتے تھے پھر آپ قبلہ رو ہو جاتے، اپنے ہاتھ اٹھاتے اور یہ دعا کرتے اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ دے اور ہمیں اکرام بخش اور ہمیں رسوا نہ کر، ہمیں خیرات بخش، ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہمارے مقابل پر کسی کو ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۳۴)

قرضوں کی مصیبت میں بہت لوگ مبتلا رہتے ہیں اس سلسلہ میں بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک بہت پیاری اور جامع مانع دعا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا یعنی جس غلام نے یہ شرط رکھی تھی کہ مجھے آزاد کر دو اور میں کما کے جو بھی کمائی ہو گی اس میں سے اپنے مالک کو بھی دیتا رہوں گا۔ تو بہت عاجز آ چکا تھا بیچارہ۔ اتنا پیسہ نہیں کما سکتا تھا کہ اپنے نان نفقہ کا بھی گزارہ کرے اور مالک کو بھی دے سکے۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے عرض کیا، آپؓ نے فرمایا میں تمہیں کچھ ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے۔ اگر تم پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ تم یہ دعا کرو اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ کہ اے اللہ! وہ جو تو نے مجھ پر حلال کر دیا ہے اسے اپنے حرام کردہ کے مقابل پر میرے لئے کافی کر دے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے علاوہ سب دیگر وجودوں سے مستغنی کر دے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)۔ مجھے کسی کے سامنے نہ جھکنا پڑے۔ صرف تیرا در پکڑوں اور تجھ ہی سے مانگوں۔ یہ دعا اگر تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں بہت برکت دے گا اور تمہارے قرضوں کا خود ہی ضامن ہو جائے گا۔

ایک حدیث ترمذی سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: "اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بڑھ کر اچھا بنادے"۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بے حد خوبصورت انسان تھے۔ جب دیکھا کرتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی اچھا بنادے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا حسن عیاں پھرتا رہے اور لوگ اس سے اس کے باطن کا اندازہ کریں کہ ظاہر اچھا ہے تو باطن بھی اچھا ہو گا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا اندازہ نہ ہو کہ باطن کتنا اچھا ہے۔ اس سے بھی بہت بڑھ کر اچھا ہے جو ظاہر اچھا ہے۔ "اور میرے ظاہر کو بھی نیک بنادے"۔ باطن کی طرح میرے ظاہر کو بھی نیک بنادے۔ "اے اللہ تو لوگوں کو جو عطا کرتا ہے اس میں سے مجھے صالح مال اور اہل اور ایسی اولاد عطا فرما جو نہ گمراہ ہونے والی ہو اور نہ گمراہ کرنے والی ہو"۔
(ترمذی کتاب الدعوات)

یہ حدیث ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اسکے ذریعہ مجھے فائدہ بہم پہنچا اور مجھے وہ کچھ سکھا جو نفع رساں ہو اور میرے علم کو بڑھا، ہر حال میں (جس حال میں بھی وہ رکھے)۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور میں اہل النار کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

پھر یہ حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے کچھ ایسی دعائیں سکھائی ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خود سنی ہیں۔ میں ان کو زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: "اے اللہ مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرے شکر کی عظمت کر سکوں اور تیرا ذکر کثرت سے کروں اور نصیحت کی سب سے زیادہ اتباع کرنے والا بنوں اور تیرے تاکیدی احکام کا سب سے زیادہ پاس کرنے والا بنوں"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ بیروت)

یہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے جو بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں ہر چیز کے بارہ میں ایسے استخارہ کرنا سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھا رہے ہوں۔ کوئی شخص جب کوئی کام کرنے لگے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا کرے: اے اللہ میں تیرے علم کی بنا پر تجھ سے خیر کا طلبگار ہوں"۔

استخارہ کو عام طور پر لوگ غلط سمجھتے ہیں، استخبارہ بنایا ہوا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے خبر مانگتے ہیں اور جب تک واضح خبر نہ آئے اس وقت تک فیصلہ نہیں کرتے۔ حالانکہ استخارہ، اللہ سے خیر طلب کرنا ہے۔ جو کام بھی کرنے کا ارادہ ہو اس کو شرح صدر سے کرو مگر اس سے پہلے بار بار اللہ سے خیر طلب کرو پھر اگر وہ برا ہو گا تو اللہ اس کو ٹال دے گا۔

چنانچہ فرمایا: جو شخص کوئی کام کرنے لگے پہلے دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا کرے: اے اللہ میں تیرے علم کی بنا پر تجھ سے خیر کا طالب ہوں اور تیری قدرت کے نتیجہ میں تجھ سے قوت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ یقیناً تو صاحبِ قدرت ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں۔ تو جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔ تو غیبوں کا بہت جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر یہ کام میرے دین

، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرمادے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور فرمادے اور مجھے اس سے دور فرمادے۔ پس جہاں کہیں خیر ہے اسے میرے لئے مقدر فرمادے، پھر مجھے اس پر راضی کردے۔ اور اس موقع پر وہ اپنی حاجات کا ذکر کرے۔ یعنی دعا مانگنے کے بعد کہ خدا بہتر جانتا ہے پھر جو اس کے دل میں خواہش ہے وہ خوب کھل کر بات کرلے کہ اے اللہ میرے دل میں تو یہ ہے آگے تیری مرضی جو بہتر ہے وہی کر۔

برے ہمسایوں سے پناہ مانگنے کے متعلق سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو اپنے شہری رہائش کے قریب برے ہمسائے سے۔ کیونکہ صحرائی ہمسایہ تو کبھی تم سے الگ ہو ہی جائے گا"۔

(سنن نسائی کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من جار السوء)۔

صحرائی ہمسایہ سے مراد ہے خانہ بدوش، یعنی خانہ بدوش آکے جب قریب ڈیرے ڈالتے ہیں تو وہ بھی بہت تنگ کرتے ہیں، چوریاں کرتے ہیں، مصیبت ڈالتے ہیں۔ فرمایا انہوں نے تو چند دن کا قصہ ہے آخر تم سے جدا ہو ہی جانا ہے مگر شہر میں تمہارے گھر کے ساتھ جو ہمسایہ بستا ہے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو کیونکہ وہ ٹھہر جانے والا تمہارا ہمسایہ ہے۔ تو اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے برے ہمسایوں کے شر سے انسان کو بچالیتا ہے اور آج کل شہروں میں یہ بہت بری بلا ہے کہ بعض ہمسائے اپنے شر سے اپنے ساتھی ہمسائے کو محفوظ نہیں رکھتے۔

حضور اکرم ﷺ جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اس وقت بھی ایک دعا مانگا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ بن مالک سے مسند احمد بن حنبل میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بلندی پر چڑھتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ اے اللہ! تمام عزتوں کے مقابل پر تجھے ہی سب سے زیادہ بلندی اور شرف اور عزت حاصل ہے اور ہر حال میں تو ہی تعریف کے قابل ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ بیروت)

ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن ابی داؤد میں مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو جب چھینک آئے تو کہے کہ ہر حال میں تمام تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے۔ اس پر اس کا بھائی، راوی کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، یا ساتھی یعنی پوری طرح یاد نہیں رہا یا بھائی فرمایا تھا یا ساتھی فرمایا تھا تو اس کا ساتھی یعنی جو بھی پاس بیٹھا ہوگا یہی مراد ہوگی جو بھی اس کے پاس ہو وہ اس کے متعلق یہ کہے "یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ"، اللہ تم پر رحم فرمائے اور وہ چھینکنے والا کہے "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ" اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کردے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الأدب)

اس سلسلہ میں ایک سوال ہوا تھا جمعہ کی شام کی مجلس میں کہ نماز پڑھتے وقت اگر کسی کو چھینک آجائے تو کیا ساتھی یہ دعائیں کرے، پھر جواب دے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ دل سے بے اختیار جو دعا اٹھ جائے وہ تو الگ بات ہے مگر توجہ نماز ہی کی طرف رہنی چاہئے اور وہ ایک دوسرے کو سنا سنا کر اونچی آواز میں دعائیں نہ دیں اور وہ اگر پچھلی صف میں کھڑا ہو یا آگے کھڑا ہو تو کیا وہ اس کو سنا کر اتنی اونچی آواز سے اپنی بھی اور دوسروں کی بھی نماز خراب کرے گا۔ تو موقع محل کے مطابق بات ہوا کرتی ہے۔ جس کو یہ حدیث یاد ہو دل سے بے اختیار خود بخود ایک دعا اٹھ جاتی ہے بس وہی کافی ہے۔

مسند احمد بن حنبل سے بلال بن یحییٰ کی روایت ہے۔ بلال بن یحی بن طلحہ بن عبید اللہ نے اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ اسے ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور امن کے ساتھ طلوع فرما۔ پھر چاند کو مخاطب ہو کر کہتے: (اے چاند) تیرا اور میرا رب اللہ ہی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسندالعشرة المبشرین بالجنة)

اس حدیث میں صرف پہلی رات کے چاند کی دعا کا ذکر ہے لیکن ایک اور حدیث میں ہر چڑھنے والے چاند کے متعلق بھی آنحضور ﷺ کی یہ دعا درج ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے میرے خدا یہ چاند امن وامان اور صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز طلوع ہو یعنی آج ہی نہیں بلکہ روز جب بھی طلوع ہو امن وسلامتی کے ساتھ طلوع ہو۔ پھر چاند کو مخاطب کر کے فرماتے: (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ تُو خیر وبرکت اور رشد و بھلائی کا چاند بن جا۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عند رویة الھلال)

مسند احمد بن حنبل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب ماہ رجب میں ہوتے تو دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان اور ہمارے لئے رمضان میں برکت رکھ دے اور آپ فرماتے کہ جمعہ کی شب بھی روشن ہوتی ہے اور اس کا دن بھی۔ (مسند احمد بن حنبل من مسند بنی ھاشم) پس جمعہ اس لحاظ سے بڑی خصوصیت رکھتا ہے، اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسکی راتیں بھی ہمارے لئے روشن ہونی چاہئیں اور اس کے دن بھی ہمارے لئے روشن ہونے چاہئیں۔

مسند احمد بن حنبل سے ایک روایت ہے عمرو بن شعیب کی، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے دن یہ دعا کثرت سے کرتے تھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور حمد کا بھی وہی مستحق ہے۔ خیر اُسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابة)۔ یہ دعا اکثر دوستوں کو امید ہے یاد ہی ہوگی مگر عربی الفاظ میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ . لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ. بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

روزہ افطار کرتے وقت بھی آنحضور ﷺ دعا کیا کرتے تھے۔ ابو داؤد میں حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ کہ اے اللہ میں تیری خاطر ہی، تیری رضا کے لئے ہی روزہ رکھتا ہوں اور تیرے دئے ہوئے رزق سے ہی میں روزہ کھول رہا ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب القول عندالافطار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد کتاب الصیام میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے۔ افطار سے پہلے کی دعا پہلی ہے۔ یہ افطار کے بعد کی ہے: ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ۔

لیلۃ القدر کے موقع کی دعا جس کو یہ نصیب ہو جائے اور بعض دفعہ دل میں بڑی شدت سے احساس پیدا ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر ہے۔ تو سب سے مختصر اور سب سے جامع مانع دعا یہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں کیا دعا مانگوں؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تم یوں دعا کرو اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے، مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کردے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔

مکہ میں داخل ہوتے وقت کی دعا۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ جب مکہ میں داخل ہوا کرتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ اس شہر میں ہماری اموات ہمارے نصیب میں نہ ہوں یہاں تک کہ تو ہمیں اس شہر سے لے جائے۔

(مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابة)

بعض لوگ یہ الٹ دعا کرتے ہیں کہ جب ہم حج پہ جائیں تو وہیں ہماری موت واقع ہو جائے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ یہ دعا نہیں کیا کرتے تھے۔ آپؐ خدا سے عرض کیا کرتے تھے کہ خیر وبرکت سے میں یہاں آیا ہوں یہاں ساری برکتیں سمیٹ کر واپس اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹوں اور وہ بھی ان برکتوں اور خوشیوں سے حصہ پائیں۔ پس مکہ میں اموات تو ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن اگر یہ دعا توجہ سے کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کی اموات سے بچالیتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ، وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کا نشان تھا، کہ آگ لگ گئی اور بڑی کثرت سے لوگ اس میں مارے گئے اور جو احمدی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو چن چن کے بچالیا۔ جہاں آگ لگی تھی وہاں سے کچھ دیر پہلے ہی وہ نکل کھڑے ہوئے تھے اور بعد میں پہنچے۔ غرضیکہ بڑی تفصیل سے اس حج میں شامل ہونے والے احمدیوں نے بتایا کہ خدا کے فضل سے ایک بھی احمدی کی جان ضائع نہیں ہوئی اور خدا نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا۔ تو یہ دعائیں ہیں جو اگر عجز سے مانگی جائیں تو ان کی قبولیت کے نشان بھی لوگ ساتھ ساتھ ہی دیکھتے رہتے ہیں۔

مدینہ کے لئے برکت کی دعا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں بخاری کتاب الدعوات میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَمَا حَبَّبْتَ اِلَیْنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَةِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَ صَاعِنَا۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء برفع الوباء والوجع)۔ اب یہ دعا جو ہے یہ بھی ایک پہلو سے مشکل بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کی ہے تو ہمیں بھی کرنی چاہئے بہر حال۔

اگر ہم یہ سوچیں قادیان سے نکلنے کو تو اس کے مقابل پر مدینہ کی ہجرت گویا ربوہ کی ہجرت بن جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ مکہ کو جب چھوڑ کر گئے تھے پھر دوبارہ مکہ واپس جا کر بسے نہیں اور اس پہلو سے یہ دعا ایک خاص عظمت بھی رکھتی ہے اور دل میں ایک ملال کی کیفیت بھی پیدا کر دیتی ہے کہ اے اللہ جیسے تو نے مکہ کو ہمارے لئے محبت کا موجب بنایا تھا مدینہ کو بھی بنادے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ ہمارے لئے مدینہ ایسے ہی محبوب بنادے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے لئے محبوب بنایا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے۔ جحفہ ایک مقام ہے جو مکہ سے شمال کی طرف چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ وہاں ملیریا چونکہ بہت ہوا کرتا تھا اس لئے اس بخار کو یہاں سے منتقل فرمادے۔ اب اس کی تفصیل معلوم نہیں کہ پھر اس دعا کے نتیجہ میں اس کے بعد کیا ہوا تھا مگر علماء کسی کتاب میں ایسی تفصیل دیکھیں تو بتائیں۔ قبول تو لازماً ہوئی ہوگی مگر

پھر واقعہ کیا ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت سنن الدارمی میں درج ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب پہلا پھل لایا جاتا تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شہر مدینہ میں برکت عطا فرما اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مُد اور صاع (یہ پیمائش کے دو پیمانے ہیں) میں برکت پر برکت عطا فرما۔ پھر حضور یہ پھل حاضرین میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے تھے۔(سنن الدارمی کتاب الاطعمة)

اس میں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ گویا ایک ہی کھجور پیش کی جاتی تھی یا وقت کا ایک ہی پھل دیا جاتا تھا اور وہ چھوٹے بچے کو دے دیا کرتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ جو پھل بھی پیش کیا جاتا تھا اس میں سے پہلے جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی سنت کی پیروی میں جب باہر نکلتے ہیں نکاح وغیرہ کے بعد اور چھوہارے تقسیم ہو رہے ہوتے ہیں تو وہاں مجھے جو بھی چھوٹا بچہ نظر آتا ہے میں اس کو دے دیا کرتا ہوں۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کا بچوں سے پیار کا مظہر ایک واقعہ ہے کہ آنحضورؐ چھوٹے بچوں سے بہت پیار فرمایا کرتے تھے۔

بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو احرام باندھ کر تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ کہہ رہے تھے حاضر ہوں اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، حمد اور نعمت اور ملک کا تو ہی مالک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ آپؐ ان الفاظ سے زائد کچھ نہ پڑھتے تھے۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لاَ شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِیْكَ لَكَ ۔ ان الفاظ کے اوپر کوئی مزید الفاظ آپ نہیں پڑھا کرتے تھے۔(بخاری کتاب اللباس)

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت مروی ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ وقوف عرفہ کی شام آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ تمام تعریفیں جس طرح ہم بیان کرتے ہیں بلکہ اس سے بہت بہتر تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں"۔ یعنی انسان تو خداتعالیٰ کی تعریفوں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے جو ہمیں خدا نے اپنی تعریفیں سکھائی ہیں جن کو ہم کسی حد تک سمجھ سکتے ہیں اس سے بہت زیادہ تعریفیں ہیں اس کی۔ تو اے اللہ جس طرح ہم مخاطب کر کے عرض کیا کرتے تھے اس سے بہت بہتر تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ "اے اللہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب تیرے لئے ہے۔ تیری ہی طرف میرا لوٹنا ہے اور اے رب میرا پیچھے چھوڑا ہوا بھی تیرے ہی لئے ہے"۔ جو میں مال چھوڑ کر جاؤں گا وہ بھی تیرا ہی ہے اے اللہ! یعنی صرف مال کا ذکر نہیں اولاد وغیرہ جو کچھ بھی، سب کچھ تھا وہ چھوڑ کے ہر انسان نے جانا ہے تو فرمایا یہ بھی تیرے ہی لئے ہے اے اللہ میں اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے"۔

اب ہوا کا شر کیا ہے ہوائیں بعض دفعہ بہت خطرناک شر لے کر آتی ہیں، اتنی بڑی بڑی آندھیاں اٹھتی ہیں، اتنے بڑے بڑے بگولے اٹھتے ہیں کہ وہ بہت بھاری بھاری عمارتوں کو اٹھا کر اوپر چڑھا دیتے ہیں اور کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کب یہ شر ظاہر ہوگا اور کیسے ظاہر ہوگا۔ امریکہ نے اتنی ترقی کی ہے مگر آج تک ہواؤں کے اس شر سے بچ نہیں سکا۔ پیشگوئیاں کرتے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہیں بنتا۔ بہت بڑا شر ہے ہواؤں کا اگر وہ نازل کرنا چاہے۔ تو جب بھی ہوا چلے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ ان آندھیوں کے شر سے ہمیں بچالے۔

قربانی کا جانور ذبح فرمایا کرتے تھے تو حضرت عائشہؓ کی روایت ہے سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے کہ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاْفِی سَوَادٍ۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ رنگ کے سینگوں والے مینڈھے کو ذبح کرنے کے لئے لانے کا ارشاد فرمایا۔ اب یہ سیاہ رنگ کے سینگوں والے مینڈھے ہوتے تو ہیں میں نے بھی دیکھا ہوا ہے مگر کیوں سیاہ رنگ کے مینڈھے کا مطالبہ فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے، اس میں ضرور کوئی خصوصیت ہوگی۔ اور فرمایا اے عائشہ! چھری لاؤ۔ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرو، چنانچہ میں نے چھری تیز کی پھر آنحضور ﷺ نے مینڈھے کو پکڑ کر پہلو کے بل لٹایا اور چھری لے کر یہ دعا کرتے ہوئے کہا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔ کہ اے اللہ اس جانور کو محمد، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما اور پھر اس مینڈھے کو ذبح کیا۔(سنن ابی داؤد کتاب الاضاحی باب ما یستحب من الضحایا)

اس ضمن میں ایک اور روایت ہے جو سنن ابی داؤد سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عید الاضحیٰ عید گاہ میں ادا کی۔ جب آپ خطبہ عید ختم کر چکے تو ممبر سے اترے اور ایک مینڈھا لایا گیا جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ذبح فرمایا۔ اور فرمایا اے پروردگار یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانیاں نہیں کیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاضاحی. باب فی الشاة یضحی بها عن جماعة)

پس وہ جو امت کی طرف سے قربانی کے الفاظ ہیں اس پر زائد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ ان غرباء اور محروموں کی طرف سے بھی قربانی دیا کرتے تھے جو امت میں کبھی بھی پیدا ہونے تھے جن کو کسی وجہ سے یہ توفیق نہیں مل سکی۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بخاری میں یہ درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بال کٹوائے۔ اسی طرح بعض صحابہ نے بھی بال کٹوائے اور بعد میں منڈوائے۔ تو آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ نے استرے سے بال نہیں منڈوائے تھے بلکہ ان کو چھوٹا کروالیا تھا اور میں سوچتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے حسن کی شان یہی تھی اور اللہ کی رضا سے آپ نے ایسا کیا ہے ورنہ سر منڈوانے میں تو آپ کے لئے کوئی عار نہیں تھی۔ تو یہ ایک بہت ہی عظیم حکمت ہے جس کی وجہ سے آپ نے بال کٹوائے، چھوٹے کروالئے مگر منڈوائے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو ہمیشہ حسین ہی دکھانا چاہتا تھا۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں اس پر آنحضرت ﷺ نے ایک یا دو دفعہ فرمایا کہ اللہ بال کٹوانے والوں پر رحم فرمائے۔ پھر فرمایا نیز منڈوانے والوں پر بھی۔(صحیح بخاری کتاب الحج) بال کٹوانے والوں میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ شامل تھے اور پھر منڈوانے والوں میں اکثر صحابہ تھے تو ان پر بھی رحم کی دعا مانگی۔

آندھی کے سلسلہ میں ایک اور روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب آندھی آجاتی تو رسول اللہ ﷺ دعا کرتے اے اللہ میں اس ہوا کے خیر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے خیر اور جس غرض کے لئے بھیجی گئی ہے اس کے خیر کا طلبگار ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کے شر اور جس غرض کے لئے بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ آپ کبھی باہر نکلتے، کبھی اندر آتے، کبھی آگے آتے، کبھی پیچھے ہٹتے۔ لیکن جب بارش برس چکتی تو آپ سے یہ کیفیت جاتی رہتی۔ میں آپ کے چہرے سے پہچان لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس پر تعجب ہوا اور آپ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا وجہ ہے کہ بارش کے وقت پہلے اور بعد میں آپ کے یہ حالات ہوتے ہیں۔ پہلے پریشانی ہوتی ہے اور پھر رنگ بدلتی ہے اور آپ کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! شاید اس وجہ سے کہ جیسے عاد کی قوم نے کہا تھا فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا کہ جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہم پر بارش برسائیں گے۔(صحیح مسلم کتاب صلوة الاستسقا) تو مراد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کے جو انجام تھے وہ آنحضرت ﷺ کے پیش نظر رہتے تھے اور بڑے عجز کے ساتھ اور درد کے ساتھ یہ دعائیں کیا کرتے تھے کہ جس طرح پہلے بھی بعض دفعہ بارشوں نے پرانی قوموں کو ہلاک کر دیا یقیناً رسول اللہ ﷺ کی امت کو یہ خطرہ تو نہیں تھا کہ نعوذ باللہ آپ بھی ہلاک ہونگے مگر ساری امت کی جو فکر تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مستقبل میں ایسی بارشوں سے پناہ مانگا کرتے تھے جو تباہی کی بارشیں یا عذاب کی بارشیں ہوں اور یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ موسلا دھار اور فائدہ مند بارش ہو۔(صحیح بخاری کتاب الجمعة باب مایقال اذا مطرت)

حضرت سالم بن عبداللہؓ سے ایک روایت سنن ترمذی میں درج ہے۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادلوں کی گرج اور آسمانی بجلی کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے ہلاک نہ کرنا اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک کرنا اور اس سے پہلے ہمیں معاف فرما دینا۔(سنن ترمذی کتاب الدعوات)۔ یعنی اگر کسی کی موت مقدر ہی ہے آسمانی بجلی سے یا کسی وجہ سے، کسی حادثاتی موت سے جس کا تعلق بارشوں اور بجلیوں سے ہو۔ فرمایا ہمیں مرنے سے پہلے معاف فرما دینا۔

حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ جہاں بارش طلب کرنے کی دعا کیا کرتے تھے بعض دفعہ بارش روکنے کی بھی دعا کیا کرتے تھے کیونکہ بارش ہی بعض دفعہ بہت زیادہ ہو جائے تو یہ بہت بڑی تباہی لے کے آتی ہے۔ لمبی حدیث ہے کتاب الاستسقاء میں یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آنحضرت ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کر کے عرض کیا۔ اب خطبہ میں بولنا تو جائز نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کوئی اعرابی تھا جس کو علم نہیں تھا ان باتوں کا وہ خشک سالی سے تنگ آچکا تھا تو اس نے اسی دوران رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا اور آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ یا رسول اللہ مویشی مر رہے ہیں، راستے مخدوش ہو رہے ہیں، جیسے آج کل تھر کا حال ہے بہت بڑی تباہی وہاں مچی ہوئی ہے۔ مویشی

ﷺ
ارشاد نبوی
خَیر الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

مر رہے ہیں راستے مخدوش ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا: اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اے اللہ ہم پر بارش کا پانی نازل کر۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہمیں اس وقت آسمان پر کوئی بادل یا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا جبکہ سلع پہاڑ تک ان دنوں کوئی گھر تعمیر نہ ہوا تھا۔ اچانک سلع کے پیچھے سے ڈھال کی شکل کی ایک بدلی نمودار ہوئی۔ جب وہ آسمان کے وسط میں آئی تو پھیل گئی، پھر بارش برسانے لگی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا، مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص اگلے جمعہ اسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر مخاطب ہوا۔ اور کہا یا رسول اللہ! اموال تباہ ہو رہے ہیں، راستے منقطع ہو گئے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ بارش کو روک دے۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے پھر کہا اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد تو بارش ہو مگر ہمارے اوپر بارش نہ ہو اے اللہ! چوٹیوں اور پہاڑوں، چٹیل میدانوں، وادیوں اور جنگلوں پر بارش برسا۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا دعا کرنا تھا کہ بارش ختم ہو گئی اور جب نماز جمعہ پڑھ کر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ دوسرا شخص وہی تھا جس نے بارش کے لئے دعا کا کہا تھا؟ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء) پس بعید نہیں کہ وہ شخص انسانی صورت میں جبرائیل ہوں جنہوں نے یہ سوال کیا ہو تا کہ امت کا فائدہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے نظارے امت محمدیہ دیکھے۔

اس ضمن میں آپ کو یاد ہو گا کئی دفعہ ہمارے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسا ہوا ہے کہ بڑی سخت بارش ہو رہی ہوتی تھی، اتنی کہ لگتا تھا کہ اس صورت میں جلسہ کرنا مشکل ہو جائے گا تو اس وقت امیر صاحب بھی یہی دعا کیا کرتے تھے، میں بھی یہی دعا کیا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اور اچانک بادل چھٹ جاتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اردگرد کے علاقوں میں بہت بارش ہو رہی ہے، مسلسل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ماحول میں دھوپ نکل آیا کرتی تھی۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کی برکت ہے کہ آپ کی امت میں اب بھی یہ نظارے دکھائے جاتے ہیں۔

اب سید الاستغفار کے متعلق ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے حدثنی شدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ تو یہ کہے اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدوں پر قائم ہوں۔ اپنے کئے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں۔ نیز اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اس دعا پر یقین رکھتے ہوئے اسے دن کے وقت پڑھے گا اور پھر اسی دن شام سے قبل فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہو گا اور جو کوئی رات کے وقت اس پر یقین رکھتے ہوئے پڑھے اور پھر صبح ہونے سے قبل فوت ہو جائے تو وہ بھی اہل جنت میں سے ہو گا۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل الاستغفار)

اب آخر پر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کے تعلق ہی میں ہے اور استغفار کے بارہ میں خصوصیت سے جیسا کہ آپ نے پڑھا ہے، سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”سو انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے جس کے نالے میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑوں تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے۔ جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے منہ پھیرا ہے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ایسا آدمی خدا تعالیٰ سے نہیں بلکہ شیطان سے نکلا ہے کیوں شَیْط مرنے کو کہتے ہیں“۔

مجلس میں ایک سوال ہوا تھا کہ شیطان کا لفظ کس مادہ سے نکلا ہے تو کل یہ سوال ہوا تھا آج ہی خدا تعالیٰ نے اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں سکھا دیا۔ ”شیط مرنے کو کہتے ہیں۔ پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمے کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا اور استغفار کے نالے کو اس چشمہ سے لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنے والا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے۔ ہر یک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہو گا۔ کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے منہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولا ختم المرسلین، فخر الاولین والآخرین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مانگا۔ اس لئے خدا نے اس کو اس کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا“۔

(نور القرآن نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۵۸)

بجرنگ دل کارکنوں نے عیسائی مشنریوں کی پٹائی کر ڈالی

تھانہ جگدیش پورہ (یوپی) کے تحت نگلا اجیتا میں بجرنگ دل کے کارکنوں کی عیسائی دھرم کا پرچار کرنے آئے مشنریوں سے تکرار کے بعد ہاتھاپائی ہو گئی۔ جس پر ان نوجوانوں نے ان کا مذہبی لٹریچر اور بائیبل وغیرہ کتابیں جلا دیں۔ ان لوگوں نے گاڑی کو بھی جلانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس کے پہنچ جانے سے وہیکل اور پرچارکوں کو باحفاظت نکال لیا گیا۔ طرفین نے مقدمے درج کرائے ہیں۔ موقعہ سے ملی جانکاری کے مطابق حیدر آباد سے ۱۴ ممبری عیسائی تبلیغی ٹیم ۲۰ اپریل کو آگرہ آئی تھی۔ اس ٹیم نے گذشتہ روز گڈ فرائی ڈے کے پروگراموں میں حصہ لیا اور آگرہ شہر میں تبلیغ کی صبح ۹ بجے کے قریب نگلا اجیتا آواس وکاس کالونی میں مذہبی بات چیت کر رہے تھے۔ اس وقت وہاں ۲۵-۳۰ نوجوان اچانک آگئے۔ انہوں نے عیسائی دھرم کا پرچار کر رہے لوگوں کی مخالفت کی۔ ان نوجوانوں نے دھرم پرچارکوں کے ساتھ ہاتھاپائی بھی کر ڈالی۔ یہی نہیں ان نوجوانوں نے دھرم پرچار کا مواد گاڑی سے باہر نکال کر پھونک دیا۔ اس میں ان کی مقدس بائبل کی کتابیں بھی تھیں۔ جو نذر آتش ہو گئیں۔ جتنے بھی پرچارک گاڑی میں سوار تھے ان کو گاڑی سے زبردستی اتار کر گاڑی کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر)

پاکستان میں شیعوں کے خلاف تشدد سارے ملک میں پھیلنے کا اندیشہ

یو این آئی کی خبروں میں کہا گیا ہے کہ اس وقت پاکستان مسلکی تشدد کے شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے۔ کیونکہ بنیاد پرست گروپوں کی طرف سے شیعہ اور احمدی فرقوں کے قتلوں کا سلسلہ جاری ہے۔

ملتان میں دو شیعہ لیڈروں سمیت کئی شیعہ مارے گئے تھے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ فوجی حکومت اس تشدد کو روکنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ پاکستان کے دانشوروں اور اخباری شخصیتوں نے وارننگ دی ہے کہ اگر بے قصور لوگوں کے ان قتلوں کو نہ روکا گیا تو پاکستان میں مزید تشدد بھڑک سکتا ہے۔

پاکستان کے ایک روزنامہ ”نیشن“ میں چھپی ایک خبر کے مطابق پچھلے اڑھائی مہینوں کے دوران مسلکی دہشت گردی کے کم از کم چھ واقعات ہوئے جن میں ۱۲۲ افراد مارے گئے۔ اور کروڑوں روپے کی املاک تباہ ہو گئی۔ تحصیل پنڈی گھیپ میں کچھ دہشت گردوں نے ایک مذہبی اجتماع میں ایک دستی بم پھینکا تھا۔ جن میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان بنیاد پرست گروپوں کے پاس جدید ترین اسلحہ ہے۔ اور یہی گروپ شیعہ اور احمدیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کے خلاف حکام کارروائی کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ کیونکہ ان گروپوں کا ملک میں بہت اثر ہے۔

رپورٹ کے مطابق صوبہ پنجاب میں مسلکی تشدد نے شیعہ سنی تشدد کا طرز اختیار کر لیا ہے۔ جہاں دہشت گرد اپنے مخالفوں کو اس بناء پر قتل کر دیتے ہیں کہ وہ دوسرے مسلک یا مذہب کو ماننے والے ہیں۔ روزنامہ ڈان کا کہنا ہے کہ مسلکی تشدد ملک کے اتحاد کیلئے خطرہ بن گیا ہے۔ ملک میں بہت سے جنگجو اور مسلکی تنظیمیں کام کر رہی ہیں جو پوری طرح مسلح ہیں۔ اس قسم کا مسلح کلچر پاکستان میں پھیل چکا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسلکی تشدد نے دنیا میں پاکستان کو بہت بدنام کر دیا ہے۔

اپنی رپورٹ میں اخبار فرنٹیئر پوسٹ لکھتا ہے کہ اب اس بات کا پورا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ملک بھر میں مسلکی تشدد کی لہر پھیل جائے گی۔ اس کا سب سے زیادہ نشانہ شیعہ بن سکتے ہیں۔ اور پھر جوابی حملے بھی ہو سکتے ہیں۔ بہت سے اخباروں نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ دینی مدرسوں کے خلاف کارروائی کریں جو در پردہ کھلے عام مسلکی تشدد میں ملوث ہیں لیکن حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے سے ہچکچاتی ہے۔

ماضی میں بعض اہم پاکستانی لیڈر یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ بہت سے دینی مدارس مذہب کے نام پر اپنے طلباء کو فوجی ٹریننگ دیتے ہیں۔

روزنامہ ’مسلم‘ نے چند سال پہلے ایک رپورٹ شائع کی تھی کہ ۷۴۶ مدارس صوبہ پنجاب میں مسلکی عصبیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مدرسوں کی اکثریت کو غیر ملکی ایجنسیوں سے امداد ملتی ہے بہاولپور ڈویژن میں ایسے مدرسوں کی تعداد سب سے زیادہ تقریباً ۸۸۰ ہے جن میں بعض مسلکی نفرت پھیلانے میں ملوث ہیں پچھلے سال نومبر کے مہینہ میں ملتان میں ایک پانچ سو سالہ پرانی شیعہ خانقاہ پر حملہ ہوا تھا اور اسے نذر آتش کر دیا گیا تھا۔

پاکستان میں ۷۰ فیصد افسران رشوت لیتے ہیں - عالمی بنک

عالمی بنک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ۷۰ فیصد افسران رشوت لیتے ہیں۔ عالمی بنک نے اپنی ایک رپورٹ میں جسے اردو روزنامہ ’جنگ‘ نے شائع کیا ہے، حکومت سے کہا ہے کہ ان افسران کے اثاثے سامنے لائے جائیں۔ جو ان کی جائز سمجھی جانے والی آمدنی سے کہیں زیادہ ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان افسران کے بچے یورپی ممالک میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کے گھر کے لوگ چھٹیاں منانے یورپ اور امریکہ جاتے ہیں۔ قومی احتساب بیورو نے فوجی افسروں اور ججوں کو اپنے دائرہ اختیار سے باہر رکھا ہے مگر اخبار جنگ اشارہ کرتا ہے کہ افسران بھی خود کار طور پر بچ نکلتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی سرکاری راز کو راز رکھنے کے قانون کے خلاف جا سکتی ہے۔ اخبار نے پنجاب ہائیکورٹ کے حوالہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ پولیس والے از خود ’ڈاکو‘ ہیں اور تمام جرائم پولیس کی نگرانی میں کئے جاتے ہیں۔ (یو این آئی)

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

آیت نمبر ۱۱۳: "وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ اوّل نے اَلْاِنْسِ وَالْجِنِّ سے اوسط درجہ کے لوگ اور اعلیٰ درجہ کے لوگ مراد لیا ہے۔

مفردات امام راغب میں ہے اَلزُّخْرُفُ اس زینت کو کہتے ہیں جو مُلمّع سے حاصل ہو۔ اسی وجہ سے سونے کو بھی زُخْرُف کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَاَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا زمین نے زینت اختیار کی"۔

اور علامہ محمود بن عمر الزمخشری، تفسیر الکشاف میں فرماتے ہیں "زُخْرُفَ الْقَوْلِ سے مراد ایسا طریق ہے جو بات کو مزین کرے اور وسوسہ اور گناہ کے لئے اکسائے، گمراہ کرے اور دھوکہ دے"۔

آیت نمبر ۱۱۵: "اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا.........."۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی سچائی کا اس طرح فیصلہ فرمادیا کہ آپ پر ایسی کتاب اتاری جو بہت سے علوم کے بیان پر مشتمل ہے اور کامل فصاحت سے پُر ہے اور مخلوق اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس قسم کے معجزے کا ظہور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کی سچائی کا فیصلہ کردیا ہے۔

واحدی کا قول ہے کہ اہل لغت کے نزدیک حَكَم اور حَاكِم کا ایک ہی مفہوم ہے۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ حَكَم، حَاكِم سے افضل ہوتا ہے کیونکہ ہر فیصلہ کرنے والا حاکم ہوتا ہے۔ مگر حَكَم وہ ہوتا ہے جو بالکل سچا فیصلہ کرے۔ پس اس کا مطلب یہ بنا کہ اللہ سچا حَكَم ہے۔ وہ صرف سچا فیصلہ کرتا ہے"۔

آیت نمبر ۱۱۶: "وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا.........الخ"۔ علامہ رازی فرماتے ہیں "(۱) اس آیت کا ماقبل آیت سے یہ تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیت میں بیان کیا ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے اور اس آیت میں فرمایا کہ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ یہاں كَلِمَه سے مراد قرآن کریم ہے۔ اور مراد یہ کہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے کامل معجزہ ہے۔ (۲) اس سے یہ مراد ہے کہ قرآن کریم تحریف اور تبدیلی سے محفوظ رہے گا جیسا کہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (۳) اس سے یہ مراد ہے کہ تناقض سے محفوظ رہے گا۔ جیسے فرمایا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (۴) مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تبدیل نہیں ہونگے کیونکہ یہ احکام ازلی ہیں اور ازلی احکام ٹلا نہیں کرتے"۔

☆.........☆.........☆.........☆.........☆.........☆

درس قرآن کریم یکم رجنوری ۲۰۰۰ء (سورۃ الانعام آیت ۱۱۷ تا ۱۳۹)

آیت نمبر ۱۱۷: "وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مفردات امام راغب میں ہے کہ "ہر وہ بات جو ظن اور تخمین سے کہی جائے اسے خَرْص کہا جاتا ہے خواہ وہ اندازہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ خَرْص بمعنی كِذْب آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "حکم کا سوال تھا، اس کا جواب دیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ تعلیم سچی ہے تو علماء اور اکثر لوگ کیوں نہیں مانتے؟ فرماتا ہے کہ اکثر لوگ عوام ہی ہوتے ہیں کمالات کو پہنچنے والے چند ہی ہوتے ہیں۔ ہر قوم کا یہی حال ہے اس میں جاہل زیادہ اور دانا کم ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ اگر تم اکثر کی بات مانو گے تو بڑی خرابی ہوگی۔ بہت سے لوگ تو دوسروں کے ماتحت ہوکر رائے دیتے ہیں اس لئے سارے لوگ رائے دینے والے نہیں ہوتے اس لئے قلیل لوگ ہی رائے دے سکتے ہیں"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "قرآن کریم کی حکمات اور بینات علم ہے اور مخالف قرآن کے جو کچھ ہے وہ ظن ہے اور جو شخص علم ہوتے، ظن کا اتباع کرے وہ اس آیت کے نیچے داخل ہے"۔

(الحق لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۹۳)

آیت ۱۲۱: "وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ "یہ ممانعت عام ہے اور اس میں تمام محرمات شامل ہیں اور میرے نزدیک یہی توجیہ درست ہے"۔

تفسیر الطبری میں علامہ ابن جریر الطبری فرماتے ہیں کہ "قتادہ کا قول ہے کہ ظَاهِرَ الْاِثْمِ کا مطلب ہے علانیہ کئے جانے والے گناہ اور بَاطِنَهٗ کا مطلب ہے کہ مخفی کئے جانے والے گناہ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نزدیک "گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہر کسی کا مال چرالیا، دکھ دے دیا، جھوٹ بول لیا۔ ایک باطن یعنی مخفی گناہ مثلاً کینہ، بغض، تکبر، دوسرے کی تحقیر، حرص، کفر۔ بعض لوگ خدا کے منکر ہیں۔ بعض منکر نہیں مگر مان کر پرواہ نہیں کرتے"۔ (ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "فرماتا ہے کہ کئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن کی برائی مخفی ہوتی ہے اور کئی ایسی ہوتی ہیں کہ جن کی برائی ظاہر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا نام لینے سے بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا مگر بعض چیزوں کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو ظاہر گوشت پر اثر نہ پڑے گا لیکن قلب پر ضرور اثر ہوگا"۔

آیت نمبر ۱۲۲: "وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.........الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "فرماتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ۔ اس میں خروج عن الطاعۃ ہے۔ یہ گناہ والی بات ہے۔ اس کے نتیجہ میں فسق پیدا ہوگا۔ سنگدلی پیدا ہوگی۔ عام طور پر اس کی مثال قصاب ہیں، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں"۔

آیت نمبر ۱۲۳: "اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ.........الخ"۔ علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں "وہ جہالت کے سبب مردہ تھا پس ہم نے اسے علم کی دولت عطا کر کے زندہ کردیا"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "اس ارشاد باری سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے صرف زندہ ہونا ہی کافی نہیں قرار دیا بلکہ فرماتا ہے کہ اس کے پاس ایسا نور بھی ہونا چاہئے کہ خواہ وہ کیسے ہی خطرناک دشمنوں میں چلا جائے ذرہ نہ گھبرائے۔ پس جب تک یہ ملکہ پیدا نہ ہو اس وقت تک انسان کامل انسان نہیں بن سکتا"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی ہے اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام روح القدس ہے یعنی پاکی کی روح جس کے داخل ہونے سے ایک پاک زندگی حاصل ہوتی ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۹۹)

آیت نمبر ۱۲۵: "وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ.........الخ"۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں "......کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کرے پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے"۔

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۳ بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خدا خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اور کس محل پر رسالت کو رکھنا چاہئے یعنی قابل اور ناقابل اسے معلوم ہے اور اسی پر فیضان الہام کرتا ہے کہ جو جوہر قابل ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

آیت نمبر ۱۲۶: "فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب آپ تبلیغ کیا کریں تو یہ دعا بکثرت کیا کریں رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔

آیت نمبر ۱۲۸: "لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں کہ دار السلام سے جنت مراد ہے۔ "جنت اللہ کا گھر ہے جیسے کعبہ کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے"۔

حضرت خلیفۃ اوّلؓ فرماتے ہیں "احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا میں، قبر میں، قیامت میں، پل صراط میں، جنت میں سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہو جاتا ہے"۔

آیت نمبر ۱۳۲: "ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اگر نبی کے بغیر دنیا میں عذاب بھیج دے تو خدا تعالیٰ ظالم ٹھہرے۔ نبی کریم کی بعثت پر تمام دنیا میں عذاب آئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالمگیر عذاب کے آنے سے پہلے نبی کی بعثت ضروری ہے۔ نبی آکر پہلے ان کو بیدار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھی تمام دنیا میں عذاب آئے۔ نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی دعوت امت میں عام اعلان کردے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ فرداً فرداً اپنی بعثت کی ہر ایک کو خبر پہنچائے"۔

آیت نمبر ۱۳۵: "اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ.........الخ"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں جو وعدہ دیا گیا ہے اس سے مراد دین اسلام کا عزت کے ساتھ دنیا میں پھیل جانا اور اس کے روکنے والوں کا ذلیل اور رسوا ہو جانا ہے"۔

(دیکھو براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

آیت نمبر ۱۳۶: "قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اگر تم بھی کچھ چیز ہو تو اپنے مکان پر فیصلہ کے لئے کوشش کرو اور میں بھی کروں گا۔ پھر تم دیکھو گے کہ خدا کس کے ساتھ ہے؟"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۹، حاشیہ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اس کے سارے مخالفین پورا زور لگاتے ہیں لیکن فتح ہمیشہ نبی ہی کی ہوا کرتی ہے۔

آیت نمبر ۱۳۸: "وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ.........الخ"۔ حضور نے

قادیان میں ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے بھارت کی تمام مجالس کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات درج ذیل تفصیل سے قادیان میں منعقد ہوں گے۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا اجتماع ۲۳۔۲۴ ستمبر بروز ہفتہ۔اتوار۔

لجنہ اماء اللہ بھارت ۲۵۔۲۶۔۲۷ ستمبر بروز سوموار منگل وار بدھوار۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت ۲۵۔۲۶۔۲۷ ستمبر بروز سوموار منگلوار بدھوار۔

انتخاب صدر مجلس: اجتماع کے موقعہ پر منعقدہ مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال نومبر ۲۰۰۰ تا اکتوبر ۲۰۰۲ کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

فرمایا کہ ہندوستان وغیرہ میں یہ رواج تھا بلکہ اب بھی ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو خدا کے نام پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ پس مشرکین نے اسے خوبصورت کر کے دکھایا ہے ورنہ کون ہے جو اپنے پیاروں کو اس طرح قربان کرتا ہے؟۔

آیت نمبر ۱۳۹:" وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ ذِیْ حِجر اس کو کہتے ہیں جو اپنی عقل کی حفاظت کا انتظام کرتے ہیں۔ حضرت امام راغب فرماتے ہیں کہ "عقل انسانی کو بھی حِجر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی انسان کو نفسانی بے اعتدالیوں سے روکتی ہے"۔ نیز "حِجرٌ روکی گئی حرام چیز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی ممنوع ہے"۔

☆......☆......☆

چونکہ اس دفعہ رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ آخری ہفتہ کا روز تھا اور سوال کافی ہو گئے تھے اس لئے حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آج بھی درس کے آخر پر سوال و جواب کے لئے وقت رکھ لیا جائے۔ جو سوالات آج پوچھے گئے جن کے جواب حضور نے ارشاد فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

☆...... حضور نے فرمایا تھا حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا بچہ بھی پاکدامن تھا۔ دوسری جگہ حضور نے فرمایا تھا کہ ہر بچہ ہی پاکدامن پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کیا تطابق ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے بچے نے جو باتیں کی ہیں وہ ان باتوں کی جو ادھیڑ عمر میں کی ہیں، حفاظت کی ضامن ہیں۔ جبکہ دوسرے وہ باتیں جو وہ بچپن میں کرتے ہیں ان کی ادھیڑ عمر کی باتوں کی حفاظت کی ضامن نہیں ہوتیں۔ اس لئے یہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا ثبوت ہیں۔

☆...... روزہ دار کو کہا گیا ہے کہ کوئی اس سے لڑے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں لیکن اگر روزہ کھل چکا ہو تو پھر کیا کیا جائے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ تو سارے دن کی پریکٹس ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ یہی تو اصل مقصد روزے کا ہے۔ حضور نے ایک لطیفہ بھی سنایا کہ یہ تو وہی بات ہو گئی ہے کہ انگریزی کے سبق میں ایک طالبعلم I have gone کی بجائے I have went کہتا تھا۔ استاد نے اسے سزا کے طور پر کہا کہ تم ایک سو دفعہ لکھو I have gone ۔ جب اس نے ایک سو دفعہ لکھ لیا تو پھر آخر پر لکھا کہ اب میں نے ایک سو دفعہ لکھ دیا ہے I have gone ۔ اس لئے اب میں یہی لکھوں گا کہ I have went۔

☆...... کیا کوئی ایسی الہامی کتاب بھی موجود ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی کیونکہ فرمایا گیا ہے کہ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ؟

حضور نے فرمایا انجیل خوشخبری کو کہتے ہیں۔ مسیحؑ نے اپنی قوم کو جو خوشخبریاں دی تھیں وہ بھی تو انجیل میں موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ عیسائی انہیں سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں۔ اگر اس کی تعبیر صحیح کر دی جائے تو الٰہی کلام کا پتہ چل جاتا ہے۔

☆...... قرآنی تعلیم کے مطابق بعض جرائم کی سزا میں ہاتھوں کو مخالف سمت میں کاٹنا ضروری ہو جاتا ہے، اس کا فیصلہ کون کرے گا؟

حضور نے فرمایا کہ یہ صرف حکومت فیصلہ کرے گی لیکن مقتول کے ورثاء سے مشورہ کرنا چاہئے۔ یہ صرف اسلامی حکومتوں ہی میں ممکن ہو سکتا ہے۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں تو چوری کی سزا میں ہاتھ نہیں کاٹے جا سکیں گے کیونکہ ملکی قوانین کی بہر حال پابندی کرنی ہو گی۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۲؍جنوری ۲۰۰۰ء (سورۃ الانعام آیت ۱۴۰ تا ۱۵۹)

آیت نمبر ۱۴۳:" وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا......... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت امام راغب فرماتے ہیں کہ "اَلْحَمْلُ کے معنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے یا لادنے کے ہیں......... وہ بوجھ جو ظاہری طور پر اٹھائے جاتے ہیں ان کو حِمْلٌ کہتے ہیں اور جو بوجھ باطن یعنی کوئی چیز اپنے اندر اٹھائے ہوتی ہے اس پر حَمْلٌ کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے پیٹ میں بچہ یا بادل میں پانی اور عورت کے حمل کے ساتھ تشبیہ دے کر درخت کے پھل کو بھی حَمْلٌ کہہ دیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۴:" ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے مستدرک میں مذکور ایک حدیث لَحْمُ الْبَقَرِ دَآءٌ (یعنی گائے کا گوشت بیماری ہے) کے بارہ میں فرمایا کہ بعض نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ غیر صحیح ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مضمون کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ گزشتہ دنوں جو گائے کے گوشت کے بارہ میں کہا جاتا رہا وہ سب کو علم ہے۔ اس لئے بعض مخفی احادیث میں جو بات بیان ہوئی ہوتی ہے اور جس کے بارہ میں واضح ہو کہ عام انسان اسے بنا نہیں سکتا، اسے محفوظ رکھنا چاہئے یہاں تک کہ ایجادات اور سائنسی علوم سے وہ امور ظاہر ہو جائیں۔ اسی طرح اس حدیث کے متعلق ہے کہ گائے کی گوشت کی بیماری کا اب بڑا واضح طور پر مضمون سامنے آیا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۷:" وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ انتڑیوں میں جو چیزیں پیک کر کے بیچتے ہیں یہ لغویات ہے اور اس سے بچنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حرام کو حلال کر کے پیش کرنے والے مختلف بہانے بناتے رہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال جابر بن عبد اللہؓ سے بخاری کتاب التفسیر میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (جانوروں کی) چربیاں حرام کر دیں تو انہوں نے انہیں پگھلایا، پھر اس کو بیچا اور اس طرح سے اسے کھایا"۔

آیت نمبر ۱۵۰:" قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ......... الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس دلوں پر اثر کرنے والی حجت موجود ہے تو تمہیں مجبور کر کے بدی سے روکنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے جبر ہی کرنا ہوتا تو ہدایت ہی دے دیتا اور سب لوگوں کو اس پر قائم کر دیتا مگر یہ بات واقعات کے خلاف ہے"۔

آیت نمبر ۱۵۲:" قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ......... الخ"۔ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ کے تحت حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد "(۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے، (۲) دختر کشی، (۳) اولاد کی پرواہ نہ کرنا" ہے۔

(ضمیمہ البدر قادیان ۲۳؍ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ رواج پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ غربت کے ڈر کی وجہ سے فیملی پلاننگ کی جاتی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کثرت اولاد سے ہرگز غربت نہیں ہوتی بلکہ غریب لوگوں کا تو سہارا ہی بچے ہوتے ہیں جو کام کر کے کماتے ہیں۔ دراصل یہ امیر قوموں نے غریب قوموں کے لئے روکیں پیدا کر دی ہیں اور ڈراوے بنائے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر ۱۵۳:" وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے تفصیل بیان فرمائی کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اچھے طریق سے۔ اگر یتیموں کا مال تجارت میں نہ لگایا جائے بلکہ علیحدہ رکھ دیا جائے تو انہیں تو نقصان ہی نقصان ہو گا اور کوئی فائدہ نہ ہو سکے گا۔ اس لئے اگر تجارت میں صحیح طور پر لگایا جائے اور منتظم کا اپنا کوئی ذریعہ آمد نہ رہے تو اس طرح بہر حال اسے اس مال سے معروف کے مطابق خرچ کرنا جائز ہو گا اور اس طرح یتیم کے مال کے قریب جا سکتے ہو۔ لیکن ساتھ انصاف کی تاکید ہے کہ جو کام بھی کرو، انصاف ہمیشہ مد نظر رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کوئی ایسی تعلیم نہیں دیتا جو تمہیں مصیبت میں ڈالے۔

آیت نمبر ۱۵۶:" وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ......... الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اس سے "بلا کسی شک کے قرآن مجید مراد ہے اور اسے مُبَارَكٌ کہا گیا ہے کیونکہ یہ ایسا محکم کلام ہے جس میں نسخ راہ نہیں پا سکتا جب کہ پہلی دو کتابوں میں ہوا۔ یا پھر مراد یہ ہے کہ یہ بہت زیادہ بھلائی اور فائدہ والی کتاب ہے"۔

آیت نمبر ۱۵۷:" اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَیْنِ......... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دو گروہوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ ان کے بعد اہل عرب کو قرآن کریم جیسی عظیم اور زبردست کتاب دی گئی۔

☆......☆......☆......☆......☆

آج اتوار کا روز تھا اس لئے آخر پر ۱۵ منٹ سوالات کے لئے مختص تھے لیکن چونکہ یہ امسال رمضان میں آخری موقع سوال و جواب کا تھا اسلئے حضور نے درس اور سوالات کے وقت کے علاوہ مزید ۱۵ منٹ کے لئے سوالات کی اجازت فرمائی۔ جو سوالات پوچھے گئے اور حضور نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

☆...... سورۃ القیامۃ آیت نمبر ۲۴ میں ہے کہ جنتی اپنے رب کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہونگے تو کیا جنتی خدا تعالیٰ کو ظاہری نظروں سے دیکھ سکیں گے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ مضمون کئی مرتبہ بیان کیا جا چکا ہے۔ ظاہری نظر سے دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قیامت کے روز جب خدا تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہو گا اسی روز اس کی صفات کو ہم اور زیادہ قریب سے اور زیادہ شان میں دیکھ سکیں گے۔

☆...... لیلۃ القدر جس رات میں بھی ہوتی ہے، کیا سب کو اس کا تجربہ و مشاہدہ ہو جاتا ہے؟

حضور نے فرمایا ضروری نہیں۔ ہر شخص کی لیلۃ القدر کے لئے ذہنی تیاری بھی ہوتی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کسی نے ۲۳؍ کو کسی نے ۲۵؍ کو اور کسی نے ۲۷؍ کو لیلۃ القدر قرار دیا۔ اس لئے تلاش کرنے کا حکم ہے۔

☆...... قرآن کریم کی آیات کے نزول کی ترتیب اور موجودہ ترتیب کے متعلق سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ باوجودیکہ ترتیب جبرئیلؑ کے ارشاد کے مطابق آنحضورؐ نے رکھی لیکن مضامین کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ان کا گہرا ربط ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ نزول کی ترتیب کی وجوہات مختلف تھیں، جس سے مقصود پورا ہو گیا اور پھر جمع کی ترتیب مختلف رکھی گئی لیکن اس میں بھی

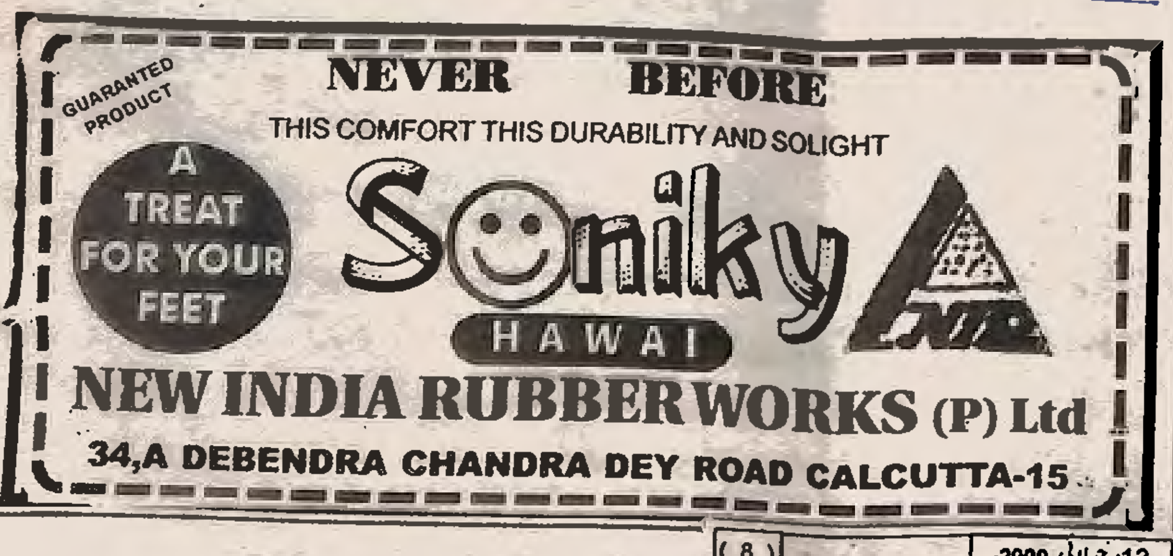

مضامین کا گہرا ربط ہے اور کوئی سقم نہیں آیا جو اعجاز قرآن ہے۔

☆...... سورۃ الذاریات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مرسلین نے حضرت ابراہیمؑ کو بتایا کہ وہ مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ تا ان پر مٹی کے پتھر برسائے جائیں۔ یہاں حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ سے کیا مراد ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض جگہ جو مٹی ہوتی ہے اس میں کنکر اور روڑے پائے جاتے ہیں اس طرح جو ٹکڑے بنتے ہیں وہ بالکل پتھروں کا کام کرتے ہیں۔

☆...... بعض انبیاء کا ذکر قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں بار بار آیا ہے اس کے دہرانے کی کیا وجہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایک ہی مضمون کو جب مختلف صورتوں اور انداز میں پڑھا جائے تو اس کا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ بار بار ایک ہی مضمون کا تکرار نہیں ہوا۔ میں نے بہت غور کیا ہے ہاں البتہ تذکیر ضرور ہے اور مختلف پہلوؤں سے انہیں بیان کیا گیا ہے۔

☆...... جسے شوگر کی بیماری ہو اسے خون چیک کرنا پڑتا ہے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ تو ڈاکٹر بتا سکتے ہیں بعض مرتبہ شوگر میں روزہ رکھنا نقصان دہ ہو سکتا ہے اس صورت میں تو روزہ رکھنا ہی جائز نہیں ہوگا۔

☆...... گزشتہ ایک مجلس میں سوال ہوا تھا کہ شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلویؒ نے پانچ آیات کو منسوخ قرار دیا تھا؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حتمی طور پر فرمایا ہے کہ ہرگز کوئی آیت منسوخ نہیں۔ خلفاء کرام نے ان آیات کی وضاحت فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ کوئی آیت منسوخ نہیں۔

(حضور ایدہ اللہ نے مختصراً ان پانچوں آیات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان میں درحقیقت ناسخ و منسوخ کی کوئی بات ہے ہی نہیں)۔

☆...... حضور اکثر درس میں حضرت امام رازیؒ کا حوالہ دیتے ہیں۔ اگر ان کا تعارف بھی کروا دیا جائے تو سامعین کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے!؟۔

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت علامہ فخر الدین رازی کا تعارف کروایا جو قارئین کے فائدہ کے لئے درج ذیل کیا جا رہا ہے:۔

آپ کی ولادت ۵۴۵ ہجری میں خراسان کے شہر رَے میں ہوئی۔ اس نسبت سے رازی کہلائے۔ آپ کا نام محمد بن عمر بن الحسین ہے۔ کنیت ابو عبد اللہ اور لقب فخر الدین، شیخ الاسلام ہے۔ آپ نے ۶۱ سال کی عمر میں ۶۰۶ ہجری وفات پائی۔ آپ نے ادب، دینی علوم، کیمیا، علم کلام اور فلسفہ کی تعلیم کے حصول کے لئے سمرقند اور ہندوستان کا علمی سفر کیا۔ بے حد ذہین، زبردست حافظہ کے مالک، بہترین خطیب اور حد درجہ متدیّن، صوفی منش انسان تھے۔ آپ کا ایک قول ہے "مجھے سکون قلب کی دولت تلاوت قرآن کریم سے ملی"۔ علامہ رازی الاشعریہ کے پکے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۶۷ سے زائد ہے۔ آپ کی سب سے مشہور تصنیف مفاتیح الغیب ہے جو التفسیر الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ یہ آپ کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ اس میں آپ نے آیات کا باہمی ربط دکھانے کی خاص کوشش کی ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۳/جنوری ۲۰۰۰ء

(سورۃ الانعام آیت ۱۶۰ تا ۱۶۶۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱ تا ۲۷)

آیت نمبر ۱۶۰: "اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ...... الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ "واضح رہے کہ اس آیت سے مراد مسلمانوں کو وحدت پر ابھارنا ہے اور یہ کہ وہ دین میں تفرقہ پیدا نہ کریں۔ بدعتیں اختیار نہ کریں اور فرمان الٰہی لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ کے بارہ میں ایک رائے یہ ہے کہ تو ان سے بری الذمہ ہے یعنی تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ تجھ سے بری ہیں۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ تو ان کے اقوال و مذاہب سے دور ہے اور ان خرافات پر واجب ہونے والا عذاب انہی تک محدود ہے اور ان سے تجاوز کر کے کسی اور تک نہ پہنچے گا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل کے زمانہ میں مسلمان باوجودیکہ آنحضرتؐ کے نام لیوا ہیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ یہ قرآن اور اس کی توحید کے خلاف ہے۔ آنحضرتؐ کی طرف منسوب تو یہ ہوتے ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ آنحضرتؐ سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۶۱: "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا......... الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب التفسیر، سورۃ الانعام سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔ اور جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اس کو نہ لکھنا اور اگر وہ اس کا ارتکاب کرے تو اس کی ایک ہی برائی لکھنا۔ اور اگر وہ اسے چھوڑ دے یا آنحضورؐ نے یہ فرمایا کہ اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ رازیؒ نے درست لکھا ہے کہ دس کے بیان سے "معین دس" مراد نہیں ہے بلکہ محض بڑھا چڑھا کر دینا مراد ہے۔

آیت نمبر ۱۶۳: "قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں "مخالفین کو کہہ دے کہ میں جان کو دوست نہیں رکھتا۔ میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا خدا کے لئے ہے۔ وہی حقدار خدا جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے"۔ (شحنۂ حق روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، ۳۳۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں "ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش، میری جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتداء سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو، خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو"۔

آیت نمبر ۱۶۴: "لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ"۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "ہمارے نبی ﷺ جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اَعْلَمْ ہیں یعنی علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارہ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

آیت نمبر ۱۶۵: "قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا...... الخ"۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى سے واضح ہے کہ کسی کے اعمال کا وبال دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضرت عمرؓ کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ وفات سے قبل آپ نے حضرت صہیبؓ کو ان کے رونے پر فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میت پر اس کے اہل کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے یہ واقعہ عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "خدا عمرؓ پر رحم کرے بخدا آنحضرتؐ نے ایسا بیان نہیں فرمایا کہ مومن پر اس کے اہل کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے"۔ اور فرمایا کہ "تمہارے لئے قرآن کافی ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى"۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے باوجود محدود علم کے فقط اس لئے قسم کھائی کہ اگر اس حدیث کے ایسے معنے کئے جائیں کہ خواہ نخواہ ہر ایک میت اس کے اہل کے رونے سے معذب ہوتی ہے تو یہ حدیث قرآن کے مخالف اور معارض ٹھہرے گی اور جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں"۔ (الحق مباحثہ لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

☆......☆......☆......☆......☆

سورۃ الاعراف

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن زبیرؓ کا قول ہے کہ سورۃ الاعراف مکّی ہے۔ علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ یہ سورہ آٹھ آیات کے علاوہ ساری کی ساری مکّہ میں نازل ہوئی۔ علامہ قرطبی نے بھی یہی بات اپنی تفسیر میں لکھی ہے جبکہ علامہ آلوسی نے قتادہؓ کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ اس کی ایک آیت "وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ..... الخ" مدنی ہے اور اس کے علاوہ باقی ساری سورۃ مکّی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اس کی اکثر آیات مکّی ہیں اس لئے اگرچہ بعض آیات بعد میں نازل ہوئی ہوں بحیثیت مجموعی یہ سورۃ مکّی ہی کہلائے گی۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ "سورۃ الانعام خلق کے بیان کے لئے تھی اور اس میں اشارۃً رسولوں اور اس کی کثیر تعداد کا ذکر اجمالی طور پر تھا اور اس کے بعد یہ سورۃ اس کی شرح اور تفصیل پر مشتمل لائی گئی ہے۔ اور اس میں آدم کا قصہ اور دیگر رسولوں کے اور ان کی امتوں کے قصے اور ان کی ہلاکت کی کیفیت مکمل تفصیل سے بیان کی گئی ہے"۔

آیت نمبر ۲: "الٓمّٓصٓ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الٓمّٓ کے معنوں کے بارہ میں اتفاق ہے کہ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ یعنی میں اللہ ہوں جو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

ضحاک نے اس کے معنی اَنَا اللّٰهُ الصَّادِقُ کئے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور سچا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ سے بحر محیط میں اس کے معنی اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاُفَصِّلُ کئے ہیں یعنی میں اللہ زیادہ جانتا ہوں اور کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ ان معنوں کی تصدیق اس سورۃ کے مضامین کرتے ہیں کہ اس میں زیادہ تفصیل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صٓ سے مراد صادق القول بھی ہے یعنی میں قول کا سچا ہوں۔ یہ معانی میں اختلاف دراصل وسعت پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ حروف مقطعات میں مختلف زمانوں کی تاریخیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ نیز مقطعات بہت عظیم الشان معانی اپنے اندر رکھتے ہیں اور وسعت بھی۔ سورۃ فاتحہ میں جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں مقطعات قرآنی میں صرف وہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ ان میں آئندہ زمانہ کے حالات کا بھی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ جماعت احمدیہ میں بھی کئی مضامین اس بارہ میں لکھے جا چکے ہیں اس لئے تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

آیت نمبر ۵: "وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ"۔ قیلولہ کے معنی دوپہر کے وقت استراحت کے لئے لیٹنے کے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قیلولہ کا تصور یورپین ممالک میں نہیں ملتا لیکن گرم ممالک میں یہ رواج عام ہے اور بہت مفید ہے۔ اگر دوپہر کو تھوڑی دیر کے لئے آرام کر لیا جائے تو اس سے پہلے کی مشقت اور تکالیف کے آثار ختم ہو جاتے ہیں اور اس طرح انسان بہتر رنگ میں کام کر سکتا ہے۔ چرچل بھی قیلولہ کیا کرتا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ مجھ پر جو جنگ کا بوجھ پڑا کرتا تھا، وہ قیلولہ سے دور ہو جایا کرتا تھا۔

علامہ محمود بن عمر الزمخشری لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے دوپہر اور رات کے اوقات عذاب کے لئے خاص اس لئے کئے ہیں کہ یہ دونوں آرام اور غفلت کے اوقات ہیں۔ اس لئے ان دونوں غفلت کے اوقات میں عذاب کا نزول زیادہ بھیانک اور مہلک ہوتا ہے اور حضرت لوطؑ کی قوم رات کو سحری کے وقت ہلاک کی گئی اور حضرت شعیبؑ کی قوم دوپہر کو آرام کرنے کی حالت میں ہلاک کی گئی"۔

آیت نمبر ۹:"وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ .... الخ"۔ پلڑے بھاری ہونے کے متعلق حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتابُ الأیمان وَالنُّذُور سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ نے فرمایا "كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم" یعنی دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں، میزان میں بہت وزنی ہیں (اور) رحمٰن کے نزدیک بہت پیارے ہیں۔ (وہ کلمات ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم"۔

آیت نمبر ۱۴:" قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا .... الخ"۔ مفردات امام راغب میں ہے کہ جب لفظ هُبُوط انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس میں استخفاف اور حقارت کا پہلو پایا جاتا ہے، بخلاف لفظ نزُول کے۔ کیونکہ نزُول کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے موقعوں پر باشرف چیزوں کے لئے استعمال کیا ہے جیسے ملائکہ، قرآن کریم، بارش اور جہاں کہیں کسی چیز کے حقیر ہونے پر تنبیہ مقصود ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنت سے نکلنے کا مطلب ہے کہ جس شریعت کی متابعت کی جارہی تھی اس سے وہ نکلا تھا تو جنت سے مراد شریعت ہے اور اس سے نکلنے کا مطلب ہے کہ جو شریعت کی متابعت کرتے ہیں ان سے وہ نکل گیا اور علیحدہ ہو گیا اور اس طرح ان پر اس کا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔

آیت نمبر ۱۷:" قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَ قْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ"۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ "یہ شیطان کا قول ہے اور وہ جھوٹا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے پاک بندے تو صراط مستقیم پر چلتے ہیں لیکن شیطان کہتا ہے کہ میں اس پر بیٹھوں گا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والا نہیں ہوگا بلکہ بدنیتی سے وہاں صرف بیٹھا کرے گا اور وسوسے ڈالتا رہے گا۔

آیت نمبر ۱۸:" ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ رازی فرماتے ہیں کہ "عَنْ اَيْمَانِهِمْ، حق سے روگردانی ہے اور عَنْ شَمَآئِلِهِمْ، باطل کی طرف ترغیب دلانا ہے۔

حضرت خلیفہ اولؓ بیان فرماتے ہیں "آگے پیچھے، دائیں بائیں کا ذکر کیا مگر اوپر نیچے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ پس انسان یہ نہ سمجھے کہ شیطان سے گھر گیا بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے"۔ (اخبار البدر قادیان ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۹۸)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ دائیں طرف سے شیطانیت سے حملہ کروں گا یعنی مذہبی امور میں شیطانی حملے کروں گا اور بائیں طرف سے یعنی دنیاوی امور میں بھی شیطانی طور پر دخل اندازی کروں گا۔ اوپر سے اس لئے نہیں کہا گیا کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جسے خدا چاہے گا وہ بچایا جائے گا اور شیطان کا حملہ اس پر کارگر نہیں ہو سکے گا۔

آیت نمبر ۱۹:" قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُ وْمًا مَّدْحُوْرًا .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان مذموم اور مدحور کر کے دھتکارا جائے گا اس لئے ہمیشہ جب بھی شیطانی وساوس ہوں اس وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنے کی طرف فوری توجہ ہونی چاہئے۔

آیت نمبر ۲۰:" وَ يٰآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الشَّجَرَة سے مراد وہ بدیوں کا درخت ہے جن سے روکا گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۳، ۲۴:" فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ جنت کے پتوں سے ڈھانکنے سے مراد استغفار ہے اور وہ استغفار خدا تعالیٰ نے سکھایا تھا۔ اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ یہ ہیں جنت کے پتے یعنی استغفار ہے۔ آج کل بھی بہت کثرت سے آدمؑ کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے .... آدم اول کو شیطان پر فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا .... الخ۔ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے، اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۳ء، صفحہ ۸)

آیت نمبر ۲۵:" قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ .... الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں بیان آدم اور حوا کا چل رہا تھا۔ لیکن یہاں جمع کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمؑ ایک قوم کی طرف آئے تھے اور ان سب کو جنت کی چار دیواری سے نکلنے کا حکم ہے کہ چونکہ شریعت کے احکامات کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اس لئے لڑائی جھگڑے کریں گے اس لئے یہاں سے نکل جائیں۔ پس اگر استغفار کریں گے تو بچ سکیں گے۔

آیت نمبر ۲۷:" يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو چیز بہت فائدہ مند ہو اسے نازل کرنے کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے مثلاً لوہے کے بارہ میں نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ ایسی دھات ہے جو بہت فائدہ کا موجب ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ انبیاء کے لئے بھی نزول کا لفظ آتا ہے اور آنحضورؐ کے لئے بھی نزول کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔

علامہ شہاب الدین آلوسی قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا کے متعلق فرماتے ہیں "ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تمہیں یہ لباس بطور بخشش عطا کیا ہے۔ اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس نے اس پر اس طور پر نازل کی کہ وہاں کوئی اونچ نیچ نہیں بلکہ یہ تعظیم کے لئے ہے ...."۔

روح المعانی میں ہے کہ "یہ شریعت کا لباس ہے جو تمہاری صفات کے برے پہلوؤں اور تمہارے فحش افعال کو اپنے بیرونی اور اندرونی لباس کے ذریعہ ڈھانپتا ہے۔ رِيْشًا سے مراد ظاہر اور باطنی زینت اور جمال ہیں جس سے کہ تم حیوانوں سے ممتاز ہوتے ہو"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "نزول سے مراد عزت و جلال کا اظہار ہوتا ہے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۷/فروری ۱۹۰۱ء، صفحہ ۷)

قتادہ، سُدّی اور ابن جُرَیج نے کہا ہے کہ لِبَاسُ التَّقْوٰی سے مراد ایمان ہے۔ مَعْد الجهنی کہتے ہیں کہ اس سے مراد حیا ہے۔ ابن عباسؓ کے نزدیک لِبَاسُ التَّقْوٰی سے مراد اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ ہے۔

امام رازی لباس التقویٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں (۱) لباس تقویٰ سے مراد: زرہ، خود اور دیگر جنگی لباس لئے ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان میدان جنگ میں اپنی حفاظت کرتا ہے۔ (۲) لباس تقویٰ سے مراد وہ ملبوسات ہیں جنہیں ادائیگی نماز کے وقت پہننے کیلئے تیار کیا گیا ہو۔ (۳) اس سے عفت اور توحید بھی مراد لی جاتی ہے۔ (۴) انسان پر جو سکینت، اطاعت اور عمل صالح کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے، اس کا نام بھی لباس تقویٰ ہے"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۰)

(خلاصہ مرتبہ: منیرالدین شمس) (باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔
ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۷۸:- میں محمودہ پروین زوجہ مکرم عبدالقدیم صاحب نیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

	G. Mg	
۱۔ زیور طلائی ایک سیٹ وانگوٹھی طلائی وزن	500- 30	قیمت موجودہ مبلغ -/Rs. 10,000
۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی طلائی وزن	250- 6	موجودہ قیمت مبلغ -/Rs. 2,000
۳۔ زیور نقرئی تین سیٹ طلائی وزن	000- 90	موجودہ قیمت مبلغ -/Rs. 400

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/10,000 روپیہ ہے۔ میں نے اپنی خوشی سے حق مہر معاف کردیا ہے۔ اب میرے خاوند کے ذمہ حق مہر کی کوئی رقم قابل ادا نہیں ہے۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے والدین کی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد ملی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میں اس وقت نصرت گرلز اسکول میں بطور ٹیچر ملازمت کرتی ہوں۔ اس وقت مجھے مع الاؤنس مبلغ -/1930+-/500=-/2430 روپیہ ماہوار تنخواہ مل رہی ہے میں اسکے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی انشاءاللہ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — عبدالقدیم نیاز قادیان
الامۃ — محمودہ پروین قادیان
گواہ شد — عبدالقدوس نیاز قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۷۹:- میں پی. عبدالناصر ولد مکرم پی. عبدالکریم صاحب قوم مسلم پیشہ مبلغ سلسلہ احمدیہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان آف پتہ پریم کیرالہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۱-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی میں کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگا (والدین کی جائیداد ہے اور وہ حیات ہیں انکی طرف سے جب بھی حصہ ملیگا دفتر کو مطلع کرونگا)

اس وقت میری ماہوار آمد مع الاؤنس مبلغ 2635/76 روپیہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا ہونگا میری یہ وصیت ماہ دسمبر ۹۹ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — محمد اسماعیل الپی مبلغ سلسلہ
العبد — پی عبدالناصر
گواہ شد — ایم. علی کنج مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۵۰۸۰:- میں وسیم احمد نیاز ولد مکرم جلال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم مدرسۃ المعلمین عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پانبرج اڑیسہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

۲۔ میرے والد صاحب کی درج ذیل جائیداد ہے:

(الف) مکان کھپریل واقع پانبرج اڑیسہ ۵ گونٹھ میں اندازاً مالیتی ۲۰ ہزار روپیہ۔

(ب) زرعی زمین ۱۲ گونٹھ واقع پانبرج اڑیسہ مشترکہ والد صاحب وچچا کے درمیان مالیتی ۲۰ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا جائیداد میں والد صاحب کے علاوہ والدہ صاحبہ چار بھائی اور تین بہن حصہ دار ہیں۔ جب بھی مجھے اس میں سے حصہ ملے گا دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کردوں گا۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس وقت میں مدرسۃ المعلمین قادیان میں پڑھ رہا ہوں مجھے ماہوار مبلغ -/Rs. 750 وظیفہ ملتا ہے۔ میں مذکورہ آمد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا انشاءاللہ۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — ملک محمد مقبول طاہر قادیان
العبد — وسیم احمد نیاز
گواہ شد — مولوی سلطان احمد ظفر قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۱:- میں سلیمان خان ولد مکرم کمال الدین صاحب خان قوم احمدی پیشہ طالب علم مدرسۃ المعلمین عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ اس وقت میری کوئی ذاتی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

۲۔ میرے والد صاحب کی کیرنگ اڑیسہ میں درج ذیل جائیداد ہے۔

(الف) ۳ گونٹھ زمین میں پرانا مکان کھپریل قیمت اندازاً آٹھ ہزار روپیہ (-/Rs. 8000) ۳ گونٹھ زمین میں ہی دوسرا پکا مکان تعمیر ہے زمین والد صاحب کی ہے اس پر جو مکان تعمیر ہوا ہے یہ والد صاحب اور میرے بھائی نے ملکر تعمیر کیا ہے دونوں کا برابر کا حصہ ہے۔

(ب) خالی پلاٹ واقع کیرنگ دو گونٹھ والد صاحب کی ہے قیمت اندازاً چھ ہزار روپیہ (-/Rs. 6000.)۔

(ج) زرعی زمین ۲۰ گونٹھ واقع کیرنگ والد صاحب نے اپنے پیسوں سے خریدی ہے قیمت اندازاً پندرہ ہزار روپیہ -/Rs. 15000۔

(د) ایک پلاٹ ۳۰ گونٹھ واقع کیرنگ یہ جائیداد والد صاحب اور بھائی نے ملکر مکان کے لئے خریدی ہے قیمت اندازاً ۳۰ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا جائیداد میں تین بھائی تین بہنیں اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں۔ خاکسار کو ان جائیدادوں میں سے جب بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردیگا۔ انشاءاللہ۔

اس کے علاوہ خاکسار کا ذریعہ آمد مدرسۃ المعلمین سے ماہوار مبلغ -/750 روپیہ ملنے والا وظیفہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ۔

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — سلطان احمد انجینئر قادیان
العبد — سلیمان خان
گواہ شد — مولوی سلطان احمد ظفر قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۲:- میں محمد نذیر مبشر ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ہماچل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۵ پانچ مرلے زمین واقع برچوال روڈ قادیان موجودہ قیمت مبلغ -/20,000 روپیہ اندازاً۔

۲۔ والدین بقید حیات ہیں انکی جائیداد چار کوٹ راجوری میں ہے اس میں والدین کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جب جائیداد تقسیم ہوگی اس میں سے خاکسار کو جو بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کردوں گا اسکے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اس وقت بطور مبلغ ہماچل میں خدمت سلسلہ بجالا رہا ہے مجھے اس وقت ماہوار مبلغ -/Rs. 2804 اٹھائیس صد چار روپیہ مع الاؤنس تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اسکے علاوہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے فافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — ملک محمد مقبول طاہر
العبد — محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ
گواہ شد — شریف احمد قادیان

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی حبیب احمد صاحب عمر ۸۰ برس ابن شیخ عبداللہ صاحب مرحوم کوڈالی کیرلہ دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے 2.5.2000 کو اچانک وفات پاگئے اناللہ واناالیہ راجعون مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑ گئے ہیں بڑی لڑکی کے شوہر ڈاکٹر منصور احمد صاحب سابق صوبائی امیر کیرلہ ہیں دوسرے داماد موجودہ صوبائی سیکرٹری ہیں مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر -/50 روپے۔ (صدر جماعت احمدیہ کوڈالی کیرلہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/2 00
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 13 th July 2000 Issue No: 28

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

خطاب بحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ لولاک ختم الانبیاء مقتدائے انبیاء و اصفیاء
تیری آمد سے ہے یہ عقدہ کھلا ارفع و اعلیٰ ہے تو بعد از خدا

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء☆

تو ہے سرِّ ابتدائے زندگی تیری ہستی منتہائے زندگی
تجھ سے وابستہ بقائے زندگی تو حقیقی راہنمائے زندگی

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

تیرے دم سے ہم ہوئے خیر الامم تیرے بڑھنے سے بڑھا اپنا قدم
تو سراپا جود ہے ابرِ کرم ختم ترے نام پر شانِ ختمؔ

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

سابقین و لاحقین از انبیاء نقطہ نفسی ترا ان کی ضیاء
تیری خاتَم سے انہیں، منصب ملا سب ترے مظہر ہیں اے خیر الوریٰ

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

تجھ سے پہلے جس قدر تھے نامور تھے وہ جن جن خوبیوں سے بہرہ ور
تو ہے جامع سب کا قصہ مختصر تیرے سر ہے سہرۂ فتح و ظفر

لا جرم ہے تو ہی ختم الانبیاء

(ظفر محمد ظفر)

☆ انبیاء کے لئے مہر ؔ بمعنی مہر

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں نومبایعین کی
دوسری سات روزہ نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں نومبایعین کی تربیت کے لئے دوسری سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸/اپریل تا ۵/مئی ۲۰۰۰ء دارالسلام میں منعقد کی گئی۔ پورے ملک سے جہاں جہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہاں سے ان میں سے چند نمائندوں کو چنا گیا تاکہ وہ مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کر کے پھر واپس جا کر باقی احمدیوں کی بھی تربیت کر سکیں۔ اس غرض سے منتخب نمائندے ۲۷/اپریل جمعرات کو ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

اس کلاس کا باقاعدہ آغاز مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے اپنے خطبہ جمعہ سے کیا جس میں نومبایعین کو دو بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلائی کہ نومبایعین آگے تبلیغ جاری رکھیں اور مزید بڑھتے رہیں۔ دوسرا کچھ نہ کچھ مالی قربانی میں ضرور حصہ لیں۔

اس کلاس کے انچارج مکرم یوسف عثمان کمبا آلویہ، مبلغ سلسلہ تھے۔ باقاعدہ ایک تعلیمی پروگرام بنایا گیا جس میں مبلغین اور معلمین نے قرآن کریم کی تعلیمات، اجرائے نبوت، تاریخ احمدیت، حدیث کی ضرورت واہمیت، تبلیغ کے گر، فقہ احمدیہ، برکات خلافت، اسلامی جہاد، تربیت اولاد اور نظام صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید شامل ہیں۔ علاوہ ازیں روزانہ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔

اس کلاس میں پورے ملک سے ۴۵ جماعتوں سے ۲۵۰ منتخب نمائندگان شامل ہوئے۔ ان میں ۹ مرکزی مبلغین اور ۳۵ معلمین شامل ہیں۔ تنزانیہ کے جنوبی ریجن سونگیا (Songea) کے ۱۲۰ گاؤں کے ایک نو احمدی چیف جو صرف دو ماہ قبل احمدی ہوئے تھے تربیتی کلاس میں حاضر رہے۔

روزانہ پروگرام میں تدریس کے علاوہ نماز تہجد اور پانچوں نمازیں اور خصوصی درس کا انتظام تھا۔ نماز عشاء کے بعد تبلیغی ویڈیو بھی دکھانے کا انتظام تھا جس سے حاضرین نے بہت فائدہ اٹھایا۔

اس کلاس کا اختتام مورخہ ۵/مئی بعد نماز فجر مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب سے ہوا جس میں انہوں نے نمائندگان کو تلقین کی کہ جو کچھ بھی انہوں نے حاصل کیا ہے اسے یاد رکھیں اور ان کے جو نومبایعین ساتھی یہاں حاضر نہیں ہو سکے انہیں بھی واپس جا کر سکھائیں تاکہ وہ بھی جماعت کے بدن کا صحتمند جزو بن سکیں۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے تاثرات تھے کہ یہ عرصہ بہت کم تھا پھر بھی انہوں نے اتنا کچھ سیکھا ہے کہ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کلاس میں شامل ہونے سے انہیں اس جماعت کی سچائی پر ایمان مزید پختہ ہو گیا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے اچھے نتائج مرتب کرے۔ آمین

(رپورٹ: مبارک محمود، مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

بلجیم میں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے تحت احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام برسلز میں ۱۴ تا ۱۸ اپریل خدام و اطفال کی ایک پانچ روزہ کلاس منعقد ہوئی اس کلاس میں نماز سادہ و باترجمہ اور قرآن مجید کے صحیح تلفظ کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ بڑے بچوں کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات بھی یاد کرائی گئیں۔ ۲/اپریل کو احمدیہ مشن میں ہی نومبائعین کی ایک روزہ کلاس بھی منعقد ہوئی۔

جلسہ سالانہ انگلستان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ انگلستان امسال ۲۸ تا ۳۰ جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ لنڈن میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔
اس روحانی اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

تربیتی اجتماع مابیرا زون کینیا

کینیا (مشرقی افریقہ) میں مابیرا کے علاقہ میں ۲۶-۲۷ فروری کو ایک تربیتی اجتماع ہوا۔ اجتماع میں ۸ جماعتوں کے افراد شامل ہوئے آخری اجلاس کی حاضری تین صد افراد پر مشتمل تھی۔ ایک مجلس سوال و جواب بعد نماز مغرب تا رات ۱۰ بجے منعقد ہوئی۔ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893